ما شاء الله لا قوة إلا بالله

درین ایام سعادت فرجام بفضل ایزد منعام رساله مشهور بامنزان خواند مسمی به

خلاصة العقائد

باهتمام راجی غفران الحج عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خ

در مطبع مصطفائی واقع شهر کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد مین اوسکی ہی سخن پہلا ✤ ہی سخن جسکا سب سے کن پہلا ✤ اور درود نامعدود وپر وجود باجود کرامت آمود سرور کائنات افضل المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اوپر آل اطہار اور اصحاب اخیار اونکے کے ہووے اما بعد کہتا ہی منعف العباد احقر الافراد عفا اللہ عنہ وعن والدیہ کہ اس زمانے مین بسبب بے علمی اور بے فہمی کے اکثر لوگ عجیب طرح کی گفتگو بیچ مقدمے خلقت اور اولیت نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کر رہے ہین اور اس مین اس طرح کا عقیدہ رکھتے اور کلام کرتے ہین کہ اوس سے کفر لازم آتا ہی سو موجب الدِّینُ النَّصِیحَۃ کے اس خاکسار ہیمقدار نے بہ نیت ثواب اور ہدایت لوگون کے یہ چند تحقیقات اس مسئلہ خلقت اور اولیت نور مذکور کے کتب معتبرہ متداولہ سے زبان اردو مین کرکے یہ چند اوراق لکھے ہین اور نام اسکا خلاصۃ العقائد رکھا جن بھائیون کو علم سے زیادہ بہرہ نہین وی اسکو پڑھکر اپنا عقیدہ درست کرلین اور اس خاکسار خیرخواہ کو دعای خیر سے یاد کرین بعد اسکے سنا چاہیے کہ بیچ کیفیت اولیت پیدائش نور ہدایت ظہور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختلاف علمای دین کا بہت ہی لیکن خلاصہ قول صاحب روضۃ الاحباب کا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کا اس مسئلے مین کہ اول مخلوقات سے کون سی چیز وجود مین آئی بعضے کہتے ہین کہ سب سے پہلے عقل مخلوق ہوئی اور بعضے

کہتے ہیں قلم اور بعضے کہتے ہیں نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق ہوا اور سبب اس اختلاف کا یہ ہے کہ اس بات میں
اخبار مختلفہ وارد ہوئے ہیں چنانچہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ العَقْلَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے
اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ القَلَمَ یعنی پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی حضرت
نے فرمایا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالیٰ نے وہ نور میرا ہے اور وجہ تطبیق ان حدیث مختلفہ میں اور تقدیر صحت کے
یہ ہے کہ کہیں کہ پہلے نور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا ہوا ہے اور اولیت قلم و عقل کی اضافی ہے یعنی اول
مجردات کے عقل ہے اور عالم اجسام سے اول مخلوق قلم ہے یا کہیں کہ اول عقول سے عقل اول ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے اوسکو ساتھ اقبال و ادبار کے فرمایا اوسنے اطاعت قبول کی اور حضرت عزاسمہ سے ساتھ فنون اعزاز اور
اکرام کے مخصوص ہوئی اور اول قلموں سے وہ قلم مراد ہے کہ اوسنے ساتھ حکم اوس تعالیٰ شانہ کے تقدیر تمام اشیا کی
لوح محفوظ میں لکھی اور اول نوروں سے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شرح مواقف میں ہے قَالَ الحُکَمَاءُ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ العَقْلَ کَمَا وَرَدَ فِیْ نَصِّ الحَدِیْثِ وَقَالَ بَعْضُہُمْ وَجْہُ الجَمْعِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الحَدِیْثَیْنِ الآخَرَیْنِ
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ القَلَمَ وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اَنَّ المَعْلُوْلَ الاَوَّلَ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ مُجَرَّدٌ یَعْقِلُ ذَاتَہٗ
وَمَبْدَأَہٗ یُسَمّٰی عَقْلًا وَمِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ وَاسِطَۃٌ فِیْ صُدُوْرِ سَائِرِ المَوْجُوْدَاتِ فِیْ نُقُوْشِ العُلُوْمِ یُسَمّٰی قَلَمًا وَمِنْ
حَیْثُ تَوَسُّطِہٖ اِفَاضَۃَ اَنْوَارِ النُّبُوَّۃِ کَانَ نُوْرَ سَیِّدِ الاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ترجمہ یعنی کہا حکمائے اسلام
نے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے عقل ہے جیسا کہ وارد ہوا ہے نص حدیث کا ساتھ اوسکے اور کہا بعض لوگوں نے
کہ وجہ جمع کی درمیان اسکے اور درمیان دو حدیثوں دوسری کے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے اور اول
وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نے نور میرا ہے وہ ہے کہ بے شک معلول اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے جانتا
ہے ذات اپنی کو اور مبدا اپنے کو نام کہا گیا ہے عقل اور اس حیثیت سے کہ تحقیق وہ واسطہ ہے بیچ پیدا ہونے
تمام موجودات کے بیچ نقوش علوم کے نام کہا گیا ہے قلم اور اس حیثیت سے کہ وہ واسطہ ہے افاضہ انوار نبوت کا تھا وہ نور
سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہی یعنی حقیقت میں وہ ایک ہی شی ہے کہ وہ حقیقت محمدیہ اور نور محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
کہ کبھی ساتھ ایک اعتبار کے اوسکو تعبیر ساتھ قلم کے کیا اور کبھی ساتھ ایک اعتبار کے تعبیر ساتھ عقل کے کیا اور
موافق اسکے ہے قول ابو نصر احمد بن محمد بن احمد بن نصر البخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو شاگرد شیخ الامام الزاہد ابو القاسم

محمد بن حسن الجہانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین کہ اپنی کتاب مین لائے ہین کہ حدیث مین آیا ہے کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تعالیٰ
العَقْلَ فَقَالَ لَہُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَہُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَہُ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَہُ اُقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ فَوَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ شَیْئًا اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ بِکَ اُعِزُّ وَبِکَ اُذِلُّ وَبِکَ اُہِیْنُ وَبِکَ اُکْرِمُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَبِکَ
اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ وَبِکَ اُعْرَفُ وَبِکَ اُعَاقِبُ لَکَ الثَّوَابُ وَعَلَیْکَ الْعِقَابُ فَقَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ اَیِ العَاقِلُ ترجمہ یعنی پس قول علیہ السلام کا کہ پہلے جو چیز پیدا کی اللہ تعالیٰ نے وہ عقل ہے مراد
اوس سے عاقل ہے اسلیے کہ عقل عرض ہے اور اوس سے قیام و قعود نہین ہو سکتا پس مراد اوس سے عاقل ہے اور وہ محمد صلی
علیہ و آلہ وسلم ہین کہ اس لیے کہ وہ عاقل ترین سب خلق کے تھے اور آیا ہے کہ عقل ہزار جزو ہے ایک جزو سب خلق کو ہے
اور ایک کم ہزار جزو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہے انتہیٰ و اللہ اعلم بالصواب **فائدہ** واضح ہو کہ اس
حدیث مین مراد عقل سے یا نفس عقل مراد ہے یا عاقل موافق مذہب متکلمین کے اور فقہا کے نہ مطابق طریقہ فلاسفہ
کے کیونکہ اطلاق عقل کا اونکے نزدیک جیسکہ اوپر جوہر مجرد لذاتہ مفارق ایا فی فعلہ کے آیا ہے ایسے ہی ملائکہ
پر آتا ہے چنانچہ کہتے ہین عقل اول و عقل ثانی پس اگر یہان عقل سے مراد نفس عقل ہے تو پھر توجیہ اوسکی یہ ہے کہ اگرچہ
بحسب وجود خارجی کے عقل قابل امتثال امر قعود و قیام کے نہین ہے کہ عرض ہے مگر بحسب صورت مثالی ایسی کے
قابل امر مذکور کے ہے اس لیے کہ عرض صورت مثالی اپنی مین جوہر ہے جیسے کہ حدیث اَلتَّسْبِیْحُ غَرْسٌ
مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّۃِ وغیرہ اسپر شاہد ہین اور اگر عقل سے یہان پر عاقل مراد ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین
واللہ اعلم بالصواب اور یہی اوفق ہے اب یہان معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ جو بعضے لوگ کہا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور مبارک مین سے پیدا کیا ہے اور یہی سبب ہے کہ سایہ آپکے
نہ تھا پس اگر مراد اوس سے یہ ہے کہ تھوڑا سا نور اللہ تعالیٰ نے اپنے نور ذاتے مین سے لیا اور اوس سے نور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا تو یہ خلاف ہے اس لیے کہ ذات پاک باری تعالیٰ عز اسمہ کی اوس سے مبرا اور منزہ ہے کہ اوسکو
تجزی ہو وہ متجزی نہین ہو سکتا یعنی ٹکڑے ٹکڑے نہین ہوتا چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے تفسیر فتح العزیز
مین بیچ تفسیر سورۂ اخلاص کے فرمایا ہے کہ ذات او تعالیٰ بسیط است نہ مرکب و تجزی و تبعض ندارد و معلول علتی نیست یعنی اوس
تعالیٰ شانہ کی ذات بسیط ہے ساتھ کسی وجہ کے ریزہ ریزہ اور پارہ پارہ نہین ہو سکتی اور معلول کسی علت کی نہین ہے اور

دوسری جگہ تفسیر مذکور میں فرمایا و تحقیق حقیقت لفظ احد آنکہ یگانہ نیست کہ شریک دارد و نہ جزو خواہ آن جزو عقلی باشد
یا خارجی خواہ بالفعل باشد یا بالتحلیل و مراد ازین اشارہ بر کمال بساطت لفظ احد آوردہ نہ لفظ واحد زیرا کہ واحد اکثر بمعنی نفی
شریک می شود و در نفی اجزا چنانچہ میگویند زید انسان واحد است حالانکہ دست و پا و چشم و گوش و دیگر اجزا بسیار دارد لہذا
او را احد نمیگویند پس احد آنست کہ اصلا انقسام در وی جاری نباشد این معنی خاص بحضرت وی تعالی است انتہی یعنی وہ
تعالی شانہ ایک ہے کہ نہ شریک رکھتا ہے اور نہ جزو خواہ وہ جزو عقلی ہو جیسے کہ حیوان ناطق یا خارجی ہو یعنی جو خارج مین
پایا جاوے جیسے کہ اجزا انسان کے کہ مادہ اور صورت ہین یا بالفعل جیسے کہ اعضا یا تحلیلی یعنی اجزا [illegible] تحلیل
السلام کہ ساتھ تحلیل جسم کے یعنی ساتھ باطل کرنے ہیئت جدا جدا اوسکی کے ساتھ [illegible]
کرنے ہر واحد واحد کے یعنی جدا جدا کرنے تفریق اونکی سے خارج مین پائے جاوین مثل [illegible] اور
تا بلکہ اور واسطے اشارہ کے اوپر کمال بسیط ہونے ذات اوسکی کے لفظ احد کا لائے اسلیے کہ واحد اکثر استعمال کیا جاتا
ہے نفی شریک مین اور کبھی بیچ نفی اجزا کے جیسے کہ کہتے ہین زید انسان واحد ہے حالانکہ ہاتھ پاون آنکھ اور سوا
اور بہت اجزا رکھتا ہے اور اسی لیے اوسکو احد نہین کہتے پس احد وہ ہے کہ اصلا تقسیم ہونا بیچ اوسکے جاری نہو یعنی جس
طرح وہ بٹ سکے اور یہ معنی خاص ہین ساتھ ذات اوس تعالی شانہ کے انتہی واللہ اعلم بالصواب اور یہی مخالفت اسکی ساتھ
نص کے ظاہر ہے کما قال اللہ تعالی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اوس سے کوئی پیدا ہوا پس یہی عقیدہ ہے
اہل سنت والجماعت کا جیسے کہ کہا ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ای متوحد بذاتہ متفرد بصفاتہ
اَللّٰہُ الصَّمَدُ ای المستغنی عن کل احد المحتاج الیہ کل احد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ای لیس بمحل الحوادث ولا بحادث وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ ای لیس لہ احد مماثلا ومجانسا ومشابہا ومؤانسا انتہی یعنی کہ تو اے محمد کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی اکیلا ہے وہ ذات اپنی مین اور اکیلا ہے وہ ساتھ
صفتون اپنی کے اللہ صمد ہے یعنی سب سے بڑا ہے وہ سب سے اور محتاج ہین سب اوسکی طرف کی اوس سے حادث ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا یعنی نہین ہے
وہ ذات پاک محل حوادث کا یعنی پاک ہے وہ اوس سے کہ کوئی اوس سے حادث ہو اور نہ وہ حادث کیا گیا ہے یعنی نہ وہ
کسی سے حادث ہوا اور نہین ہے واسطے اوسکے کوئی کفو وہ اکیلا ہے یعنی نہین ہے کوئی اوسکا ہمسر اور ہمجنس اور مشابہ اور
مونس انتہی اور بر تقدیر تسلیم قول قائلین کے لازم آتا ہے تمام مخلوق کا پیدا ہونا نور خالق سے اور یہ خلاف ہے اسکے
کہ ذات پاک رب العالمین کو فنا نہین اور نہ اوسکے نور کو اور مخلوق فانی ہے اور بر تقدیر یقین کرنے قول اونکے کے التزام

مخالفت قرآن

کرنا ہی عقیدہ تناسخیہ کا ایسے کہ وہ کہتے ہین اللہ تعالی نور الانوار ہی اور سب نور اوسکے نور سے پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ خدا تعالی نے اپنے نور مین سے پہلے ایک نور پیدا کیا پھر اوسکو تقسیم کیا تین قسم پر ایک قسم سے جنت پیدا کی اور ایک قسم
سے فرشتے پیدا کیے اور ایک قسم سے روحین آدمیون کی پیدا کین اور یہ کفر ہی جیسا کہ تمہید مین ابو شکور سالمی
نے لکہا ہی عبارت اوسکی یہ ہی اِعلَم بِانَّ اَهلَ التَّناسُخِ اَربَعَةُ اَصنافٍ ثُمَّ تَتَشَعَّبُ مِنها اَربَعَةٌ وَثَمانُونَ صِنفًا
اَلصِّنفُ الاَوَّلُ قالُوا بِاَنَّ اللّٰهَ تَعالٰى نُورُ الاَنوارِ كُلُّها مِن نُورِهِ فَنُورُ الشَّمسِ وَالقَمَرِ وَالنُّجُومِ وَالنَّهارِ وَنُورُ
البَصَرِ وَالسَّمعِ وَالقُوَّةِ وَالكَلامِ وَغَيرِ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِن نُورِ اللّٰهِ تَعالٰى وَالرُّوحُ مِن نُورِ اللّٰهِ وَالنّارُ وَغَيرُ ذٰلِكَ
مِنَ الاَنوارِ مِن نُورِ اللّٰهِ تَعالٰى وَهُم يَعبُدُونَ الاَنوارَ كُلَّها وَهٰذا مَذهَبُ البَراهِمَةِ مِن بِلادِ الهِندِ وَ
الكَشمِيرِ وَمَذهَبُ المَجُوسِ مِن بِلادِ العَجَمِ وَالصِّنفُ الثّانِي يَقُولُونَ بِاَنَّ الاَرواحَ وَالاَعيانَ كُلَّها
مِن جُزءِ الصّانِعِ الخ وَالصِّنفُ الثّالِثُ يَقُولُونَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعالٰى اَخَذَ نُورًا مِن نَفسِهِ وَقَسَّمَها ثَلٰثَةَ
اَقسامٍ وَخَلَقَ مِنَ القِسمِ الاَوَّلِ الجَنَّةَ وَسَمّاها مَكانَ الاَماكِنِ وَخَلَقَ مِنَ القِسمِ الثّانِي المَلائِكَةَ وَسَمّاها
نَفسَ الرُّوحانِي وَخَلَقَ مِنَ القِسمِ الثّالِثِ اَرواحَ الآدَمِيِّينَ وَسَمّاها نَفسَ الاِنسانِي فِي هٰذا المَعنٰى قالُوا
بِاَنَّ الجَنَّةَ قَدِيمَةٌ وَالمَلائِكَةَ وَالاَرواحَ كُلَّها قَدِيمَةٌ وَكُفرُهُم ظاهِرٌ الخ انتہی یعنی تحقیق جان تو کہ اہل تناسخ کے
چار فرقے ہین اور تناسخ کے معنی لغت مین تغیر کے ہین پھر نکلے ان مین سے چوراسی فرقے پہلا فرقہ ان مین سے
کہتا ہی کہ اللہ تعالی نور نورون کا ہی سب چیزین اوسکے نور سے پیدا ہوئی ہین پس نور سورج اور چاند اور ستارون اور
دن اور بینائی اور شنوائی اور قوت اور کلام وغیرہ سب اللہ تعالی کے نور سے ہی اور روح بھی اللہ تعالی کے نور سے ہی
اور آگ اور سوا اسکے اور بھی سب نور اللہ تعالی کے نور سے ہین اور وہ پوجتے ہین سب نورون کو اور یہ مذہب ہی بلاد
ہند اور کشمیر کے برہمنون کا اور بلاد عجم کے مجوس کا اور دوسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق روحین اور اعیان یعنی اشیای موجودہ یہ سب
ہین جزو صانع کے سے الخ اور تیسرا فرقہ کہتا ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نے لیا ایک نور پہلے اپنی ذات کے نور سے پھر تقسیم کیا اوسکو
تین قسم پر پھر پیدا کیا قسم اول سے جنت کو اور نام رکھا اوسکا مکان مکانون کا اور پیدا کیا قسم دوسری سے فرشتون کو اور
نام رکھا اوسکا نفس روحانی اور پیدا کیا قسم تیسری سے آدمیون کی روحون کو اور نام رکھا اوسکا نفس انسانی اور اسی سبب سے
وہ کہتے ہین کہ بیشک جنت اور فرشتے اور روحین قدیم ہین اور کفر اون لوگون کا ظاہر ہی انتہی اب لکھو کیا فرق باقی رہا تناسخیہ

بیان اہل تناسخ

کے اور ان لوگون کے عقیدے مین گمراہی کتنا سخت ہے کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے ایک نور لیا
پھر اوسکو تین حصے کرکے ایک حصے سے جنت پیدا کی اور دوسرے سے فرشتے بنائے اور تیسرے سے ارواح بنی آدم کو
بنایا اور یہ لوگ کہتے ہین کہ پہلے اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا پھر اوس نور سے
سب روحین بنی آدم وغیرہ کی پیدا کین فقط مطلب دونون کا ایک ہی ہے بہر تقدیر پیدا کرنا ارواح انسانی کا لازم آتا ہے
نور خالق سے لیکن اوپر قول تناسخیہ کے بس اسلیے کہ قسم تیسری نور کی جس سے سب روحین انسان کی پیدا ہوئی ہین
قسم ہے اوسی نور کی کہ اوسکو اللہ تعالی نے اپنی ذات کے نور سے لیا تھا پھر اوسکو تین قسم پر منقسم کیا تھا جیسے
اوپر معلوم ہو چکا اور قاعدہ یہ ہے کہ قسم کی قسم تو قسم ہوتی ہے یعنی جو کسی شے کے ٹکڑے کا ٹکڑا ہوتا ہے تو حقیقت مین
اوسی شے کا وہ ٹکڑا ہوتا ہے تو یہ قسم بھی اس تقدیر پر عین نور ذاتی اوس تعالی شانہ کی ہوئی اور اللہ تعالی کو تغیر اور تناسخ
ثابت ہوا اور اوسکی ذات پاک اس سے مبرا اور منزہ ہے اور یہ عقیدہ کفر صریح ہے اور لیکن اوپر قول ان لوگون کے بس
اس لیے کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو پیدا ہوا اللہ تعالی کے نور سے اور خلقت ارواح انسان وغیرہ کی نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور اسی قاعدہ مذکورہ کے موافق کہ جزو جزو کا تو جزو ہوتا ہے یہ بھی عین نور اوس تعالی شانہ
کے ہوئے سو یہان بھی وہی تغیر اور تناسخ اوس تعالی شانہ کو ثابت ہوا اور وہ اس سے مبرا اور منزہ ہے اور یہ کہنا اون
لوگون کا ضلالت ہے اور شرح فارسی قصیدہ امالیہ مین نیچے شعر ؎ وما ان جوہر ربی وجسم ٭ ولا کل
وبعض ذو اشتمال ٭ کے لکھا ہے یعنی نیست پروردگار من اصل چیزہا چنانکہ ہمہ چیز از وجود او پیدا شدہ باشند
تا اگر کسی گوید کہ ما از وجود خدا پیدا شدہ ایم و از و جدا شدہ ایم کافر گردد نعوذ باللہ منہا چنانکہ بعضی عوام میگویند کہ نور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم از نور خدا جدا شدہ است باین یقین کافر میگردد زیرا کہ ہر چہ از وی چیزی جدا شود آن چیز نقصان پذیر
باشد و نقصان پذیر خدا نباشد یعنی نہین ہے پروردگار میرا اصل چیزون کی کہ سب چیزین اوس کے وجود سے پیدا
ہوئی ہون تو اگر کوئی کہے کہ ہم بھی اللہ تعالی کے وجود سے پیدا ہوئے ہین اور اوس سے جدا ہوئے ہین
کافر ہو جاوے گا جیسے کہ بعضے عوام کہتے ہین کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ تعالی کے نور سے جدا ہوا ہے
اس کہنے سے بالیقین وہ کافر ہو جاتے ہین اسلیے کہ وہ شے کہ اوس سے کچھ شے جدا ہو تو وہ شے نقصان پذیر
ہوتی ہے اور نقصان پذیر خدا نہین ہوا انتہی اور وہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ قَالَ يَا جَابِرُ
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّورَ يَدُورُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ
اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى آخِرِهٖ روایت ہی جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا اونھون نے کہ عرض کی مین نے کہ یا رسول اللہ قربان
ہون تم پر والدین میرے خبر دو مجھکو پہلی چیز سے کہ پیدا کیا ہو اوسکو اللہ تعالی نے پہلے سب چیزون کے آپنے فرمایا
کہ ای جابر بیشک اللہ تعالی نے پیدا کیا پہلے سب چیزون کے نور پیغمبر تیرے کا نور اپنے سے پس گردانا اوس نور کو کہ دورہ کیا
اوس نے ساتھہ قدرت حق سبحانہ تعالی کے جس جگہ چاہا اللہ تعالی نے الخ روایت کیا اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین
ساتھہ سند عبد الرزاق کے سو یہ حدیث متشابہات سے ہی یعنی مراد اوسکی سوای ذات پاک رب العالمین کے کوئی نہین
جانتا جیسے حدیثین تجسیم کی ایسے ہی سنا مین نے اوسکو اپنے اوستاد مولوی فضل اللہ صاحب سے اور اونھون نے
حضرت مولانا محمد حیدر علی صاحب سے اور بعضون نے اس مین تاویل کی ہی کہ مراد من نورہ سے من نور قدرتہ ہی یعنی
پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نور قدرت اپنے سے یعنی اللہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے
نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کیا پھر اوس سے تمام مخلوقات کو بنایا ایسے ہی لکھا ہی اسکو اخوند شاہ درویزہ نے
شرح قصیدہ امالیہ مین اور یون ہی سنا مین نے اسکو اپنے پیر و مرشد حضرت مرتضی خان صاحب ادام اللہ برکتہ
سے اور تقویت کرتی ہی اس تاویل کو وہ جو ترجمہ دلائل الخیرات مین بحر الحقائق سے نقل کیا ہی کہ سبب نام
رکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ نور کے یہ ہی کہ جو چیز کہ اللہ تعالی اول ساتھہ نور کرم کے اوس تاریک
جای ور پردہ عدم سے باہر لایا وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فرمایا ہی أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي
اور بعضون نے توجیہ اس حدیث کی یون کی ہی کہ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ اس معنی کر کہ اللہ تعالی نے
اپنے نور کو خالق کیا اور اوس نور کو مخلوق اور بعضون نے کہا کہ مراد من نورہ سے من نور ہدایتہ ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی
نے اپنی ہدایت کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اور یا اضافت اس مین واسطے تکریم اور تشریف کے
ہی جیسے کہ ناقۃ اللہ اور بیت اللہ اور روح اللہ مین واللہ اعلم بالصواب اور وہ جو صاحب مواہب لدنیہ نے
لکھا ہی کہ لَمَّا تَعَلَّقَتْ إِرَادَةُ اللّٰهِ تَعَالَى بِإِيجَادِ خَلْقِهٖ وَتَقْدِيرِ رِزْقِهٖ أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ مِنَ
الْأَنْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ فِي الْحَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ الخ یعنی جب ارادہ اللہ تعالی کا متعلق ہوا ساتھہ پیدا کرنے مخلوق اپنی کے

اور مقصود کہنے سے روزی اوکی سکے تو ظاہر کیا حقیقت محمدیہ کو یعنی نور محمدی کو نور صمدیت سے اُسکے معنی یہ ہین کہ پیدا
کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بے معاونت اور مشارکت غیر کے خود بذاتہ اول تمام مخلوق سے اسلیے
کہ صمد اوسکو کہتے ہین کہ وہ محتاج کسی کا نہو اور سب اوسکے محتاج ہون پس اس تقریر پر معنی پیدا کرنیکے انوار صمدیت سے یہی
کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے معاونت اور بے مشارکت اور بے واسطے غیر کے خود
بذاتہ ساختہ قدرت کاملہ اپنی کے نہ جیسے کہ جسم آدم علیہ السلام کا کہ بواسطہ فرشتون کے بنوایا اور فی الحضرۃ الاحدیۃ
کے یہ معنی کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ حضرت احدیت کے یعنی خلقت نور محمدی کی اوس وقت
تھی کہ کوئی شی اوسوقت سوای ذات پروردگار تعالی شانہ کے موجود نتھی انتہی واللہ اعلم بالصواب در مورد اور بیت کے
اس قول کو ہو وہ جو تنویر الطالبین مین مولانا ظہور الحق نے لکھا ہو وہ عبارت بعینہ یہ ہو کہ فقیر ظہور الحق عفا اللہ عنہ عن اسلافہ
پروردہ میکشد الٰہی اثرش کرامت کن اندرون دلہا گذارش دہ وبلکہ صد آہ کہ شیطان لعین کہ عدو مبین ست دیوار دین
بخانہ حق الیقین طرفہ رخنہ بکار بردہ نزدیکست کہ این ثقب نقب گردد متاع رعب و رہب نہب کند الٰہی الا فالا
الامان رب انصرنی علی القوم المفسدین چندی از شطحیات اسلاف سادہ لوحان کوتہ اندیش عقیدہ خود ہا شمردہ اند
وازین عقیدہ ہای فاسدہ راہ بیباکی و ناترسی بردہ رب نجنی من القوم الظالمین ترجمہ یعنی فقیر ظہور الحق عفو کرے اللہ تعالی
اوس سے اور اوسکے اسلاف سے ایک آہ پروردہ کھینچتا ہو الٰہی اوسکو تاثیر بخش اور دلون مین اوسکو سرایت کرا وبلکہ سو آہ کہ شیطان
مردود نے کہ کھلا دشمن ہو کہ اوس نے بیچ دیوار دین کے اور بیچ گھر حق الیقین کے عجب طرح کا رخنہ ڈالا ہو قریب ہو کہ یہ چھید
سرنگ ہو جاوے اور اثاث البیت امید اور بیم کا لوٹ لیجاوے خداوندا پناہ دے پناہ دے اے پروردگار میرے مدد کر میری مفسد
لوگون پر کہ اگلے لوگون کی چند خلاف شرع باتون کو بیوقوفون کوتہ اندیشون نے اپنا عقیدہ ٹھہرا رکھا ہو اور عقائد
فاسدہ سے راہ بیباکی اور ناترسی کی نکالی ہو اے پروردگار نجات دے مجکو بے انصاف لوگون سے انتہی مقصد مدعا اللہم صل
علی محمد مفرق فرق الکفر والطغیان ومشتت بغاۃ جیوش الفراعین والشیطان وآلہ وسلم ای قوم برای
خدا بگوئید کہ خدای کنندہ ہست یا شوندہ بلا فرستندہ است یا جفا کشندہ کافران ابد در دوزخ رساندہ است یا خود بدوزخ
روندہ آیا خود ہم وجودی میدارد یا در ضمن ہمین تعینات خطاب کہ میکند و مخاطب کیست قرآن کہ نازل کرد کفرہ
وزند ہیر و عذاب دوزخ کہ خواہد کشید اگر خود ست پس چرا آتش بر میفروزد کہ عاقبت خود را در ان بسوزد آیا بر خود

بوجا مین مشغول ہون انتہی ہر چند کہ در عہد سلف تبیین حال را عنان اختیار بدست نبود رخصت نمیداد زیرا
عوام سر سخن نافہمیدہ ملحد شوند یا بسوی دہریہ روند اکنون کہ رشتہ از زمام افتادہ و بدعقیدگی راہ الحاد کشادہ ضرورت
افتاد تا کمر ہمیان بر بندم و جستہ جستہ جہدی درین باب مبذول نمایم چیزی بتحریر در آرم باللہ التوفیق
و ہو خیر الناصرین اللّٰہم صلّ علی محمدٍ مطلقِ عنانِ جوادِ الایجابِ فی میدانِ الاحسانِ من مبدإ الکرمِ
الکریم الی روضِ الجنانِ و آلہ و سلّم یعنی اور اگرچہ زمانہ سلف مین بیان کرنے حال کے جب تک باگ اختیار
کی ہاتھ مین ہوتی رخصت نہین دیتے تھے یعنی حالت ہوشیاری مین کوئی بات اپنے حالات قلب کی زبان پر
نہین لاتے تھے کہ ایسا نہو کہ عوام لوگ بات کے بھید کو نہ سمجھ کر ملحد ہو جاوین یا دہریہ بن جاوین اور اب تو
یعنی اس وقت مین رشتہ از زمام افتادہ ہو گیا ہے اور بدعقیدگی نے راہ بیدینی کی کھولدی ہے تو اب ضرورت پڑی
کہ ہمت کمر مین باندھون یعنی طیار ہون اور بسم اللہ ایک کوشش اس امر مین کرون اور کچھ اس مقدمہ مین لکھون اور
ساتھ اللہ تعالی سے ہی توفیق ہے الخ التحریر الاول فی التصوف ایجاد و چیز است کنندہ و شوندہ جمعی گفتند کہ خدا کنندہ است
و غلطی گمان بردند کہ خدا شوندہ است آنانکہ خدا را کنندہ گویند نیز دو فریق اند یکی گویندگان فاعلیت وی بایجاب بلا حدی مشترک
میان کل کائنات و ایشان فلاسفہ ہستند و فریق دیگر قائلین بفاعلیت وی باختیار بغیر امری جلی مشترک میان ہمہ موجودات
و ایشان متکلمین اند یعنی یہان پر اس تحریر مین دو چیز کا بیان ہے کرنے والے اور ہونیوالے کا ایک جماعت نے کہا کہ خدا کرنیوالا
ہے اور ایک فرقے نے گمان کیا کہ خدا ہونیوالا ہے وہ لوگ جو کہتے ہین کہ خدا کرنیوالا ہے وہ دو فریق ہین ایک گروہ تو کہنے والے
فاعلیت اوسکی کے ہین بالایجاب بغیر کسی حد مشترک کے درمیان کل کائنات کے یہ لوگ فلاسفہ ہین اور دوسرا
گروہ کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہے بغیر کسی امر جلی مشترک کے درمیان کل موجودات کے اور یہ لوگ متکلمین ہین غرض کہ
مطلب دونون کا ایک ہی ہے اسلیے کہ دونون کا یہی مذہب ہے کہ خالق ہر چیز کا خدای تعالی ہے اور کوئی امر مشترک
درمیان ماہیت کل موجودات کے نہین ہے ہر ایک کی ماہیت جدی جدی ہے گو کہ بعض اجناس مین اشتراک پایا جاوے
مگر کل مین نہین پایا جاتا ہے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ فلاسفہ فاعلیت اوسکی کے قائل ہین ساتھ ایجاب کے یعنی وہ
کہتے ہین کہ اللہ تعالی کو خلق کرنا واجب ہے جیسے آگ کو جلانا واجب ہے اور متکلمین کہتے ہین کہ وہ فاعل مختار ہے چاہے
خلق کرے چاہے نکرے کوئی چیز اوسپر واجب نہین و آنانکہ خدای را شوندہ دانند نیز دو گروہ اند یکی آنکہ گویند کہ خدای را

در خود ثابت کنند و خود را شوند و بچندین شد نما گویند و دیگر عوام صوفیه که خودی در خدا نهند و خدا را متعین بچند

تعینات و معروض بچندین عوارض گویند پس هنود بحقیقت مثبت روح اند و منکر حق و ایشان مثبت حق اند و منکر روح

و حق آنست که هر دو بلکه هر چهار از حق دور اند چنانچه این هیچمدان دانسته مسطور میگردد بفضله تعالی و تصوف باصل این باشد

یعنی اور وہی لوگ جو خدای تعالی کو ہونیوالا جانتے ہین وہی بھی دو فرقے ہین ایک ہنود کہ خدا اپنے مین ثابت کرتے ہین

اور آپ ہی کو ہونیوالا ساتھہ کتنے ہونیکے کہتے ہین یعنی کبھی آدمی اور کبھی جانور وغیرہ ہوتے رہتے ہین اور

فرقہ دوسرا عوام صوفیہ ہین کہ خودی کو یعنی اپنے کو خدا مین رکھتے ہین اور خدا کو متعین کہتے ہین کتنے تعینات مین

اور معروض ساتھہ کتنے عوارض کے سو ہنود حقیقت مین ثابت کرنیوالے روح کے اور منکر حق کے ہین اور عوام

صوفیہ ثابت کرنیوالے حق کے اور منکر روح کے ہین اور حق بات یہ ہے کہ یہ دونون فرقے بلکہ چارون حق سے دور ہین

چنانچہ اس ہیچمدان نے جو کچھ جانا ہے لکھا جاتا ہے ساتھہ فضل اللہ تعالی کے اور تصوف اصل ہین یہی فباسمک رب ابتدی

و بکتابک اہتدی و برسولک اقتدی انه وسیلتی و مستندی بیان الوہیت و ذکر حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و منبعها

تنویر کان اللہ ولم یکن معه شیء اسم آن کس ست که هر چه خواست کرد و میکند و خواهد کرد و خود در خیمه گاه عزتش

تغیر و زوال را مجال نه و در دیوان جلالتش کون و صیرورت را دخل محال الآن کما کان یعنی تھا اللہ تعالی اور نہ تھی

ساتھہ اوسکے کوئی چیز اللہ نام اوس کسی کا ہے کہ اوس نے جو چاہا کیا اور کرتا ہے اور کریگا اور کبھی خیمہ گاہ عزت اوسکے

مین تغیر اور زوال کو مجال نہین اور ایوان جلالت اوسکے مین حدوث اور تبدل کو دخل محال ہے اب ویسا ہی ہے جیسا

کہ تھا کون کہتے ہین چیز حادث ہونیکو اور صیرورت کہتے ہین ایک حال سے طرف دوسرے حال کے بدلنے کو تاہم

هنگامیکه خود بود و هیچ نبود و خواست که خود را بیند جامع کمالات وجوبیه یافت باز خواست که تا کمالات خویش

در یابد لاتعد و لاتحصی دید و لیش آمد تا کمالات الوہیت ظاہر سازد خلقت آفرید کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

فخلقت الخلق یعنی جبکہ وہ آپ تھا اور کچھ نتھا اور چاہا کہ اپنے کو دیکھے تو آپکو جامع کمالات وجوبیہ پایا پھر چاہا

کہ اپنے کمالات کو معلوم کرے تو بیشمار اور بے انتہا دیکھے ارادہ اوسکو ہوا کہ کمالات الوہیت کے ظاہر کرے خلقت

کو پیدا کیا جیسا کہ حدیث قدسی ہے کہ تھا مین ایک خزانہ چھپا ہوا پھر دوست رکھا مین نے کہ پہچانا جاؤن مین سو پیدا کیا

مین نے خلقت کو انتہی اول چیزیکه آفرید نور محمد بود صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چنانکه وارد است اول ما خلق اللہ نوری الحدیث

بشوق الفوز آن نور آنجناب مشید کون از کاف ست کہ تکوین از کون تکوین اکن تعبیر فرمود کو آن فیکون تعبیر اللّٰہم صلّ علی محمد نور السابق
للخلق نورہ ورحمۃ للعالمین ظہورہ وعلی آلہ وصحبہ وسلّم یعنی کرنیوالے کو ہونیوالا چاہیے اور ہونیوالے کو کرنیوالا اور کیونکہ ہونیوالے کو ہونیوالا
کہنا خطا ہی اور ہونیوالے سے کرنیکی لیاقت ڈھونڈھنا محض بیجا ہی ہر وقت حضرت خالق کون عز اسمہ ساتھ نور محمدی کے خطاب کرتا ہی
کن کہ لک یعنی ایسا ہو جا فوراً وہ ویسا ہی ہو جاتا ہی اور امر کن بیان ہی اور معبر عنہ جو خالق پیدا کرتا ہی اور مخلوق ہوتا ہی ہونا صفت
مخلوق کے ہی اور تخلیق صفت خالق کی ہی اور تخلیق کو ساتھ لفظ کن کے بیان فرمایا اور ہونیکو لفظ فیکون مین بیان فرمایا انتہی
تمام ہوئی عبارت تنویر التلبیات کی سوا اب کوئی اپنی کج فہمی سے یہ نہ سمجھے کہ انکو علو شان اور عظمت اور جلالت قدر آنحضرت
کی سے انکار ہی حاشا وکلا بلکہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الخلق اکمل الخلق خیر الرسل مفخر موجودات صاحب
التاج والمعراج معدن اسرار الٰہی حجۃ اللہ نبی اللہ حبیب اللہ صفی اللہ شفیع الامۃ کاشف الغمۃ نجی اللہ کلیم اللہ عروۃ الوثقی نبی
الرحمۃ نبی النبوہ جامع جمیع اوصاف کاملہ عین النعیم ہیں اگر نہ پیدا کرتا اللہ تعالی ذات پاک آنحضرت کو تو نہ پیدا کرتا کسی
[illegible] تو ای محمد یعنی اگر نہ پیدا کرتا
[illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بندہ خاص حضرت رب العالمین ہیں باعث ایجاد مکان و مکین
[illegible]
رسول ہادی علی الاطلاق صاحب معراج والبراق ہین چنانچہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسپر شاہد عدل ہی مشارق الانوار مین بروایت
بخاری کے مروی ہی حضرت عمر سے لا تطرونی کما اطری عیسی بن مریم وقولوا عبد اللہ ورسولہ بخاری مین عمر فاروق
سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت بیحد میری تعریف نکیا کرو جیسے کہ بیحد عیسی بیٹے مریم علیہ السلام کی
تعریف ہوئی اور مجکو یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہون اور اوسکا رسول ف یعنی جیسے نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی
تعریف حد سے بڑھا کر کے بعضون نے اونکو خدا کا بیٹا کہا اور بعضون نے خدا سو تم ای مسلمانون ویسی تعریف میری نکیجو کافر ہو جاؤ کے میری
تعریف تو اتنی کفایت کرتی ہی کہ خدا کا بندہ اور خدا کا پیغام لانیوالا ہون یعنی جب پیغمبر کہا تو سوا خدا کے جتنے کمالات کہ آدمی
کو ممکن ہین سب آگئے پیغمبر سب عالم سے بہتر خدا کا امانتدار سب گناہون سے معصوم ہوتا ہی یعنی پیغمبر سے اب کون سی تعریف
بڑھکر باقی رہی جو مجکو کہو گے کذا فی تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار سو ہمارا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین
یہی عقیدہ ہی جو ہمنے بیان کیا موافق قرآن اور حدیث کے اور مطابق صلحای سلف واہل الجماعت کے آگے جس کا جو عقیدہ ہو وہ جانے واللہ الموفق
والملہم للرشاد الی طریق السداد

تمت

الحمد للہ کہ نسخہ متبرکہ خلاصۃ العقائد در ماہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ بمطبع نظامی طبع شد

تقریظ رسالهٔ خلافت حضرت صاحب	بسم الله الرحمن الرحیم	از جناب مولوی عبدالملک صاحب سرهندی

جلاء اقلام نگارش در جولانگاه ثنای صمدی که سماوی حقیقت امکانی بتکوین تفاصیل جواهر و ادیات جسمانیه
دانع فروش غیبت پیشانی دمنع اعجاز رستایش در طیرانگاه حمد صمدی که ابهام حوادث زمانی تحصیل تقاسیم
عوارض جسمانیات برداشت با دیبای حیرت نادانی قدسی اساسی که بجنا علم محیط کبریائیش عالم الکونات گوناگون
با چندین شیونات بوقلمون از قهرستان بطون بساطستان ظهور کشیده و تجرد بنیانی که لمعات آفتاب جلالش از
اشعه انوار نامتناهیه اجرام ارضی و سماوی آرکیدان عالم را پیرایه نورانی بخشیده و بسر مشقی قلم قدرت کامله آتش صبح
نور محمدی از جبهه برافراخته تا منقش کتاب آسمانی که عبارت از صور علمیه اوست مجموعهٔ نگارستان حدوث رنگ ظهور پذیرد
و قبول ودائع اسرار حکمت بالذات الواح نفوس قدسیه سر خط داشته تا بواسطه شمع هدایت احمدی که پرتو جمال
سرمدی ست ظلمت شکواهات جسمانی راه عدم درگیرد ع احمد مرسل که خرد خاک اوست + هر دو جهان بستهٔ فتراک
اوست + آن مقدمهٔ کتاب امکانی که اگر بمقتضای اوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ العَقْلُ موضوع عوارض ذاتی تعینات
متعدده اشباح و امثال نمی گردید در دبستان ظهور کلمات جواهر و اعراض بتراکیب ایجادی مرتبط نمی شدند
و آن مقطع قصیدهٔ نبوت که اگر بفحوای اوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ مطلع عنوان تذکرهٔ نظم و نثر انواع و اجناس
نمی شد مصرعهای ارواح و اجسام بتعلم گاه شهود بتفاصیل ابداعی منتظم نمی گشتند و آن شمع شبستان رسالت
که بواسطهٔ نور به آتش روشن در رونان روز الست چراغ یقین درکف گرفته بطی مراحل شریعت بشاهراه عین الیقین
در رسیده اند تا اشعهٔ تجلیات نامتناهیه نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ دریابند و کور سوادان روز نخست تاب اقتباس انوار درنیافته
با آوارگی تیه ضلالت بگوی اسفل السافلین خزیده اند تا از تاریکی کفر بگرداب ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ درمانده اما بعد
امیدوار رحمت ربه القوی عبد الملک محمد ابادی بر آئینه حقائق تشال خاطر اهل فضل و کمال مبرهن و هویدا میسازد
که چون علمای متاخرین بباعث توغل در علوم حکمیه فلسفیه و خوض کردن شان در معظم مسائل طبعیه و الهیه در وقت
مناظره و مجادله فرق ضاله برهان قاطع سیف از دست داده بجرح سنان لسانی اکتفا کردند و در مباحثات کلامیه
حجج بینه سمعیه بر طاق نهاده، تتبع قواعد منطقیه و دلائل عقلیه بهم رسانیده راه نجات جستند و هر یک بعد دیگرے

جهت علو خود در امثال و اقران بدقت نظری طرح علحده وبنای جدید برپا کرد تا حدیکه اکثر مسائل عقائد متنازع فیه
فرق اسلامیه گشتند واز کثرت مناظرات ومشاجرات راه حق از دست رفت ودر اهم مسائل و ادق مطالب که
عقل بلند سیر درکنه آن بال از پرواز می اندازد مثل مسئله وحدة الوجود ووحدة الشهود بی باکانه خول افکار
دوانیدند پس بسبب نبودن سراج عرفان از ادراک کماهی باین سو مانده از سرگشتگی بادیه ضلالت بعضی راه عقائد
هنود پیش گرفتند واکثری از ناداستگی معتقد معتزلین و روافض مذهب خود داشتند وجمعی از متفلسفین که باصطلاح
اهل بدعت و طغیان بمحققین نامیده می شوند باثبات وحدانیت واجب الوجود بتدقیقات حکمیه منهمک شده
هیولای عالم را که محل توارد صور و تشخصات متضاده لاتحصی ست و بواسطه امتداد دهور واعوان غیر متناهیه
ماضیه در نظر ظاهر همرنگی قدم حاصل کرده واجب الوجود قرار دادند و بمقتضای این عقیده قطع نظر از ینکه او تعالی
محل حوادثات گردیده همه افراد ممکنات متحد ذاتی او [illegible] گوی نیرنگ شرکت ترا و بید نعوذ
بالله [illegible] اگنی + چون زبان از بی تمیزی یک حرف کردانده اند + بیش ازین روشن
نمی گردد که این بی دانشان + از نفس برشمع فطرت و امتی افشانده اند + لهذا ازبده اهل صدق و یقین زبده
متبعین سنت خیر المرسلین فارس مضمار فضل و امارت یکه تاز میدان حلم و درایت مروج سنت قامع بدعت
که سراسر همت عالیه اش مصروف هدایت کافه انام ست و همه تن نهمت متعالیه اش متوجه اشاعت سنت
خیر الانام در تحقیق این مسئله موافق مشرب حقه صوفیه کرام که بواسطه نور عرفان بشاهراه یقین مسلک بوده
پی بمعنی برده اند رساله نادره و عجاله نافعه مسمی بنجاة صحة العقائد تصنیف کرده طالبین صراط رشاد را از سرگشتگی تیه
ضلالت شکوک و اوهام که بتلمیح مقدمات باطله فلسفیه اهل غوایت منهج مستقیم می بند اشتند بر آورده راه طریق
مستقیم معرفت و هدایت نموده و قاصدین حق و یقین را از اغوای این غول بیابان راه نما که بتبدل اوضاع اقیسه کاذبه عقلیه
هر مرتبه حجت جدید پیش کرده از مسلک شریعت باز مید اشتند بهدایت براهین قاطعه مستخلص فرمود الحق بوثاقت دلائل عقلیه
مشتی ست و دندان شکن جسارت مجادلین و بقوت براهین نقلیه سیفی ست قاطع عرق خصومت معاندین امید که جمله مومنین
کاملین باقتباس انوار هدایتش منهج قویم شریعت مستقیم از دست نداده از اغوای متفلسفین ضالین و راهزنین دهمه
[illegible] براه نمائی دلائل ساطعه اش از جور و اعتساف یکسو مانده بشاهراه صدق و یقین در رسند آمین فقط